

”چند گھنٹے دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں“

۱۵ اکتوبر ۲۰۱۰ء کی شام کو میں اکوڑہ خٹک پہنچا اور مخدوم و محترم زادہ مكرم حضرت مولانا سید الحق صاحب مدظلہ العالی شیخ الحدیث اور مہتمم دارالعلوم حقانیہ سے شرف ملاقات حاصل ہوا۔ تقریباً ۱۱ بجے تک مولانا مدظلہ العالی کی صحبت میں گزارنے، گفتگو سے لطف اندوز ہونے اور بہ نوع معلومات سے دامن کو بھر لینے اور افکار عالیہ سے مستفید ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔

اگرچہ میرا ارادہ اگلے روز سہ پہر تک، ۱۳-۱۵ گھنٹے حضرت مولانا کی صحبت میں گزارنے اور زیادہ سے زیادہ وقت حضرت کی صحبت میں گزارنے اور لطف و کرم سے فیض یاب ہونے اور دارالعلوم کو دیکھنے کا تھا، لیکن پروفیسر سید حنیف رسول کا کاخیل جو حضرت مولانا مدظلہ سے قریب ملاقات کا موجب ہوئے تھے اور پروفیسر محمد جہانگیر صاحب راولپنڈی سے اسی شام خاکسار سے ملاقات کے شوق میں اکوڑہ خٹک پہنچے تھے، حضرت مولانا سے ملتی ہوئے کہ آج کی رات اپنے مہمان عزیز سے ملاقات اور تمنائے صحبت و کلام سے لطف اندوز ہونے کے لئے اجازت بخشی جائے۔ مولانا مدظلہ کے اخلاق کریمانہ نے ان عزیزان گرامی کی دل شکنی گوارا نہ فرمائی اور چونکہ خاکسار کا غشا بھی یہی تھا۔ اس لئے صبح دس بجے تک کے لئے خاکسار کو ان کے ساتھ جانے کی اجازت مل گئی۔

۱۶ اکتوبر کو ٹھیک دس بجے خاکسار دوبارہ حضرت مولانا کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور گزشتہ نصب صدی (۱۹۶۰ء-۲۰۱۰ء) سے جس آرزو کو دل میں چھپائے ہوئے بے چینی کے شب و روز گزارے تھے، اس کے قرب و نظارہ جہاں کا وقت آ گیا تھا۔ چند لمحوں میں پردہ اٹھ جانے والا تھا، اس وقت کا پہلا پروگرام یہی تھا کہ دارالعلوم حقانیہ کے دروہست کا نظارہ اور بام و در کی سیر و دید سے بے چین قلب و روح کی تسکین کا سر و سامان کیا جائے۔

عزیز مكرم مولوی راشد الحق سید حقانی اپنے چند احباب کے ساتھ خاکسار کو لے کر دارالعلوم حقانیہ کی سیر کو روانہ ہوئے۔ سب سے پہلے دارالعلوم کے حدود میں تاریخی قبرستان لے گئے، جہاں حضرت مولانا عبدالحق نور اللہ مرقدہ، محدث عمر و بانی دارالعلوم حقانیہ، خاندان کے چند بزرگ و خرد، بعض شہدائے کرام اور چند دیگر شخصیات آسودہ خواب ہیں، میرے لئے عبرت کا یہ بڑا مقام تھا، خاکسار نے یہاں تمام آسودہ خاک اہل قبور کے لئے دعائے مغفرت اور بلندی درجات کے لئے اللہ تعالیٰ سے ملتی ہوئی جن کے بارے میں میرا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی تھا اور وہ

اعلیٰ علمین میں پہلے ہی اس کے قرب کا انعام پا چکے ہیں۔

اس سے آگے قدم بڑھائے تو دیکھا کہ ایک بلڈنگ میں چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ معلوم ہوا کہ دارالعلوم میں چھوٹے بچوں کے لئے ایک ابتدائی مدرسہ ہے، جو دارالعلوم کی عمارتوں کے بیچ میں ہونے کے باوجود سب سے الگ بھی ہے۔ ان کو اسی عمارت میں اساتذہ تعلیم دیتے ہیں۔ یہیں ان کی رہائش ہے، ان کے کھانے کا انتظام الگ ہے اور ایک نگران کی سرپرستی میں اپنے کام خود ہی انجام دیتے ہیں۔ اس سے نکلے تو قریب ہی عریض و بسیط کتب خانہ قدیم و جدید علوم و فنون کی نادر و نایاب کتابوں سے مالا مال ہے۔ کتب خانے کے نگران اپنے معاونین کی مدد سے مصروف کار تھے۔ کتب خانے کے ذخیرے کا اور ان کی ترتیب ان کی نگہداشت کے بارے میں بہت سے سوالات کر کے اپنی معلومات میں اضافہ کیا۔ لیکن کتب خانہ چند منٹوں میں دیکھ کر نکل جانے کی جگہ نہیں ہوتی۔ دنیا سے بے نیاز ہو کر اور پاؤں توڑ کر بیٹھ جانے اور اسی میں زندگی گزار دینے کی جا ہوتی ہے۔ افسوس کہ استفادے کا کوئی موقع نہ تھا۔ آگے بڑھ جانا پڑا۔ اس سے آگے انتظامیہ، افتاء، تصنیف و تالیف، مجلہ الحق درس و تدریس کے ابتدائی درجات سے لے کر دورہ حدیث اور تخصص کے درجات تک کا معائنہ کیا۔ درجات و شعبہ جات میں کارکنان مستعد اساتذہ گرامی کو ادائے فریض عالیہ میں مصروف اور طلباء عزیز کو مقصد حصول تعلیم میں منہمک اور سرگرم پایا۔ تمام شعبہ جات میں جا کر دیکھا، درس گاہوں میں جھانک کر دیکھا، اساتذہ نے درس کو کان لگا کر سنا، ہر فرد کو اپنے کام میں مصروف پایا۔ تدریس کے اوقات میں کسی طالب علم کو ادھر ادھر گھومتے پھرتے نہ دیکھا۔ زمین کو گندگی سے اور فضا کو شور و غلب سے پاک و مبرا پایا۔ نظم و ضبط کا حیران کن نظارہ، اساتذہ کو شفقت کا پیکر، تلامذہ کو اطاعت و تہذیب کا مرجع اور دیگر کارکنوں و خدمت گزاروں کو فرض شناس و مہذب، محبت و احترام کی فضا، دلکش ماحول، خوش گوار موسم، ایسا نہ کہیں دیکھا تھا، نہ سنا۔ طبیعت کو نہایت سرور اور دل کو نہایت خوشی حاصل ہوئی۔ دارالعلوم حقانیہ تقریباً سو کنال کے رقبہ میں اپنے دامن میں ایک وسیع و عریض مسجد کو لئے ہوئے، گرد و پیش میں مختلف شعبوں کے الگ الگ دفاتر اور درس گاہوں کی دو منزلہ کئی شاندار عمارتوں پر مشتمل ہے۔ دوسری منزل پر اس کا وسیع و عریض دارالحدیث ہے۔ دورہ حدیث میں امسال طلبہ کی تعداد تقریباً پندرہ سو ہے۔ یہ تعداد نہ صرف پاکستان اور ہندوستان میں بلکہ براعظم ایشیاء کے دینی مدارس میں سب سے زیادہ ہے اور نہایت قابل فخر ہے۔ دارالحدیث کا ہال نہایت شان دار اور اتنا وسیع ہے کہ کسی علمی و تعلیمی اجلاس کے دو ڈھائی ہزار شرکاء کو اپنے دامن میں سمیٹ لینے کی گنجائش رکھتا ہے۔ دارالعلوم حقانیہ ایک دینی مدرسہ ہے جو اپنے جامع نصاب، علوم و فنون، تدریس کے معیار، اساتذہ کی تعداد و معیار، طریق تعلیم و تدریس کی خصوصیت، اساتذہ کے علمی معیار و قابلیت، طلبہ کی کثرت اور رجوع عام اپنی عمارت کی وسعت اور نظم و ضبط اور دیگر خصوصیات کی بناء پر ایک عظیم الشان جامعہ (یونیورسٹی) کی حیثیت رکھتا ہے

دارالعلوم کلاحقہ ”حقانیہ“ اور وصف ”حقانی“ ہے اور اس کے طلبہ کو اس نے نسبت ”حقانی“ پر فخر ہے، جس نے اپنی ساٹھ سالہ زندگی میں درس و تربیت، تصنیف و تالیف، مجلاتی صحافت، قوم و ملت اور اسلام کی خدمت کے میدانوں میں ایک تاریخ رقم کی ہے، اس کی خدمت کے کسی گوشے اور اس کی اہمیت کو نظر انداز کر کے پاکستان کی کوئی تاریخ مکمل نہیں ہو سکتی۔ اکوڑہ خٹک کا یہ دارالعلوم پاکستان کی تاریخ میں ایک ممتاز درس گاہ اور قوم کے لئے ایک بے مثال تربیت گاہ اور روشنی کا منارہ ہے۔ گزشتہ ایک قرن میں مختلف اسباب و حالات کی بناء پر اس کی شہرت ایشیاء تا بہ حدود واقصائے یورپ تمام دنیا میں پھیل گئی ہے۔

یہ تمام کامیابی اور شہرت دارالعلوم حقانیہ کے محدث وقت و مہتمم حضرت مولانا سمیع الحق دامت برکاتہم کے مساعی حسہ اور ان کی توجہ سامی کا نتیجہ ہے۔ حضرت مولانا کے ان رفقاء عظیم و مخلص کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا جو انتظامیہ و درس و تدریس میں ان کے دست و بازو ہیں، ایسے مخلص، بلند ہمت اور اعلیٰ دماغ رفقاء کا کسی کو قسمت ہی سے میسر آتے ہیں۔ ایسے اعتماد و تعاون کے ماحول میں صرف کام انجام نہیں پاتے، کارنامے وجود میں آتے ہیں۔



(تبصرہ کتاب)

تبصرہ صفحہ ۸۰ سے

کتاب: ۳۶۵ کہانیاں (حصہ اول) احباب بیت العلم ٹرسٹ پاکستان

ضخامت: ۱۷۰ صفحات قیمت: ۱۲۰ روپے ناشر: بیت العلم ٹرسٹ گلشن اقبال کراچی۔

اچھے لوگوں کے حالات اور ان پر ہونے والے انعامات پڑھ کر ہر سمجھدار شخص اچھا بننے کی کوشش کرے گا، اور برے لوگوں کے حالات اور ان پر پڑنے والے وبال اور عذاب پڑھ کر عقلمند آدمی تمام برے کاموں سے اپنا دامن بچائے گا، لہذا انبیاء کرام اور اللہ والوں کے قصوں اور واقعات کو بار بار پڑھنے سے دل میں نیک کام کرنے کا عزم پیدا ہوگا۔ حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ حکایات (واقعات) اللہ تعالیٰ کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے کہ ان کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ دلوں کو اطمینان اور ایمان پر ثابت قدمی دیتے ہیں۔ اپنے بچوں اور پیارے نونہالوں کی تعلیم و تربیت کے بارے میں حضور ﷺ نے کتنی ترغیب دی ہے، چنانچہ ایک جگہ ارشاد فرمایا کہ اپنے بیٹوں کو تیرنا سکھاؤ۔ دوسری جگہ فرمایا اپنے ماتحتوں کو سورۃ یوسف سکھاؤ، ایک اور جگہ اولاد کے بارے میں فرمایا جب وہ سات برس کے ہوں تو انہیں نماز سکھاؤ۔ بیت العلم ٹرسٹ نے اس موضوع پر ذوق و شوق سیریز کے نام سے محنت کی اور بچوں کی تربیت کے لئے کہانیوں کی زبان میں پانچ حصے شائع کئے ہیں، ایسے ہی کہانیوں کے سلسلے کی ایک کڑی ۳۶۵ کہانیوں کی سیریز کا یہ پہلا حصہ ہے کہانیوں کی یہ سیریز سال کے دنوں کے حساب سے تیار کی گئی ہے۔ زیر تبصرہ کتاب ایسی کتاب ہے جو کہ اللہ رسول سے محبت پیدا کرنے والی عبادات، اچھے اخلاق اور والدین کی فرمانبرداری کا درس دینے والی دلنشین اور دلچسپ کہانیوں پر مشتمل ہے، جس کا مطالعہ ایک ہی نشست میں کتاب ختم کا مقاضی ہے، ہر گھر میں اس کتاب کا موجود ہونا از حد ضروری ہے اور دوسرے ساتھیوں کو بھی اسی کو تحفہ میں دینے کے قابل ہے۔